خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل
16- جنوری 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 46-81 نمبر 14 | منگل 24 شعبان 1416ھ' 16 صلح 1375ہش' 16- جنوری 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کے لئے دعا کرنی چاہئے

ہدایت اور تربیت حقیقی خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے۔ ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہو گا۔ وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ بڑا حلیم اور کریم ہے اور اس کے کام نہایت آہستگی کے ساتھ ہوتے ہیں۔ معصیت میں پڑے ہوئے لوگوں کو وہ مہلت دیتا ہے اور لوگ اس پر حیران ہوتے اور گھبراتے ہیں۔ لیکن گزشتہ واقعات زمانہ ظاہر کرتے ہیں کہ ایسے لوگوں پر جب عذاب آتا ہے نہایت سخت آتا ہے۔ زمانہ میں راحت کے دن بہت ہیں مگر آخر کار گرفتاری کا بھی ایک دن آ ہی جاتا ہے اور اس وقت ایسا پکڑا جاتا ہے کہ اس کے دکھ کو دیکھ کر سخت سے سخت دل آدمی بھی دردناک ہو جاتا ہے۔

ہاں مشو مغرور از حلم خدا
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 485)

وقف جدید کے سالِ نو کا اعلان

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 5- جنوری 96ء کو احمدیہ ٹیلی ویژن پر اپنے نہایت ہی ایمان افروز عالمی خطاب کے ذریعہ وقف جدید کے نئے سال 41 ویں نئے سال کا اعلان فرمادیا ہے۔

اللہ تعالیٰ وقف جدید کا نیا سال ہر لحاظ سے پاکستان اور تمام دنیا کے 150 ممالک کی جماعت ہائے احمدیہ کے لئے یہ نیا سال 1996ء بہت ہی مبارک و بابرکت فرمائے اور خدا کرے کہ سال گذشتہ 1995ء کی نمایاں کامیابیاں نئے سال کے دوران پہلے سے بھی بڑھ کر نئی نئی دینی اور روحانی کامرانیوں کا پیش خیمہ بنیں۔

اس موقع پر جماعت ہائے پاکستان اور مجالس انصار اللہ پاکستان کی خدمت میں گذارش ہے کہ خوشی و مسرت کے اس مرحلہ پر نئے سال کے لئے اپنی مالی قربانیوں کے معیار کو' خدا تعالیٰ کی عطا فرمودہ توفیق کے مطابق بلند کرتے ہوئے جلد از جلد وقف جدید کے وعدے پیش کریں اور زعماء کرام زیادہ سے زیادہ جنوری 96ء کے آخر تک اپنے مجموعی وعدہ جات کی تفصیل سے مرکز کو آگاہ کر دیں۔ اللہ تعالیٰ سب انصار بھائیوں کو اپنے مقام و مرتبہ کے مطابق مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

(قائد وقف جدید مجلس انصار اللہ پاکستان)

ضروری اعلان

○ جملہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بفضلہ تعالیٰ بابرکت مہینہ کی آمد جنوری 96ء کے آخری عشرہ میں ہو رہی ہے۔ جماعتیں اس بابرکت مہینہ سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور عبادات درس و تدریس کا خصوصی پروگرام بنائیں۔

تمام مربیان کرام یہ مبارک مہینہ اپنے سینٹر میں گزاریں۔ عبادات اور درس کا التزام کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس ماہ کے فیوض و برکات سے متمتع فرمائے۔

(نظارت اصلاح و ارشاد)

مالی نظام کی تقویٰ کی باریک راہوں پر ہمیشہ نظر رکھنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

وہ جو صفات حسنہ یا اسماء کا ایک بہاؤ ہے خدا کی طرف سے بندے کی طرف وہ عباد الرحمان کے سوا دوسرے بندوں کو نہیں پہنچتا سوائے اس کے جو فیض عام کی صورت میں ہر مخلوق کو حاصل ہی ہے۔ وہ حاصل نہ ہو تو کوئی سفر اس کی جانب ہو نہیں سکتا۔ تو ایسی صورت میں اپنے خرچ کو دیکھ کر اس سے بھی اپنی ذات کو پہچانا جا سکتا ہے۔ اپنے خرچ کے انداز کو دیکھ کر اس کے آئینے میں بھی انسان معلوم کر سکتا ہے کہ میں اپنی روح کی کیا شکل بنا رہا ہوں۔ اور پھر پہلے اور بعد کے موازنے سے انسان یہ معلوم کر سکتا ہے کہ میرا سفر خدا کی سمت ہے یا خدا سے دور ہے۔

پس خرچ کرنے والا آخری عمر میں جا کر اپنے خرچ سے تھک رہا ہو اس کی طبیعت پہ خرچ کی صورت میں زیادہ بوجھ پڑنے لگا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے خدا کی غلامی کی زنجیریں بھاری لگنے لگی ہیں اور وہیں سے اس کا سفر ترقی معکوس کی طرف الٹ جاتا ہے۔ پس مالی نظام سے وابستہ جماعت کو مالی نظام کی تقویٰ کی باریک راہوں پر ہمیشہ نظر رکھنی چاہئے کیونکہ جو خدا کے دین کی ضرورت ہے' تحریک تو اس کی خاطر کی جاتی ہے' مگر وہ ضرورت پورا کرنا اس نظام کی پوری تصویر نہیں ہے۔ اس نظام کے پس منظر میں جو "دسری" انعامات ہیں اللہ تعالیٰ کے وہ اس سے زیادہ ہیں جو ضرورت کی صورت میں ہمیں دکھائی دیتے ہیں۔

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے بھی اس مضمون پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور بہت باریک نکات ہمارے سامنے رکھے ہیں اور ان سب کی بنیاد (کلام الٰہی) پر ہے اور حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے ارشادات پر ہے۔ اس لئے مالی نظام کا وہ پہلو تو ہمیں جماعت میں دکھائی دے رہا ہے جو ضرورت حقہ پوری کرتے وقت دکھائی دیتا ہے۔ یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) اللہ تعالیٰ نے آج کے زمانے میں ایک ہی منفرد جماعت دنیا میں پیدا فرمائی ہے۔ جو خالصتہً للہ وہ قربانی کرتی چلی جاتی

باقی صفحہ 7 پر

خدا تعالیٰ کے حضور جو مدارج ملتے ہیں ان کا اصل باعث تقویٰ ہی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

16- صلح 1375 ھش — 16 - جنوری 1996ء

امن وامان کے لئے دعا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا ہے کہ ہمارا ہتھیار تو دعا ہے۔ ہر کام کے لئے دعا کرنا اور اس بات پر یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ دعائیں سنتا ہے اور قبول کرتا ہے۔ ہمارے لئے انتہائی ضروری ہے۔

سب سے پہلے تو اس بات پر یقین ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور قبول کرتا ہے اور پھر دعا کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہمارے دل میں اضطراب پیدا ہو۔ صرف منہ سے کہے گئے الفاظ جو دل سے نہ نکلے ہوں دعا نہیں کہلا سکتے۔ ایسے الفاظ میں دُعا کی تاثیر مفقود ہوتی ہے۔ اس وقت پاکستان کی جو حالت ہے' خاص طور پر کراچی اور سندھ کے علاقے میں' وہ ہمارے دل میں اضطراب پیدا کرتی ہے اور اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے قیام امن اور استحکام امن کے لئے شب و روز دعائیں کریں۔ یہ کیفیت' کراچی اور اس کے اردگرد کے علاقوں سے آگے بڑھ کر دوسرے علاقوں میں بھی' اور ہر کھلے میدان میں بھی' حفاظتی اقدامات کا کرنا ناممکن ہے۔ جس طرح کے حادثات پیش آ رہے ہیں ان سے کسی کو بھی یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ وقوع پذیر کس طرح ہوتے ہیں کبھی اس علاقے میں اور کبھی اس علاقے میں' کبھی یہاں اور کبھی وہاں' کبھی گھروں میں اور کبھی گلی کوچوں میں' اور کبھی کھلے میدانوں میں' یہ واقعات ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور ان کا نشانہ صرف عام لوگ ہی نہیں بلکہ حکومت کے بعض ادارے بھی اس کی زد میں آ رہے ہیں گھروں سے باہر نکلنا اور روزمرہ کی زندگی کے معمولات پر عمل کرنا مشکل ہو رہا ہے بلکہ کہا جانا چاہئے کہ ناممکن ہو رہا ہے۔ آخر یہ حالات کب تک جاری رہیں گے یہ غیر یقینی کی فضا کب تک روزمرہ کی زندگی پر اثر انداز رہے گی۔ کب تک لوگ اپنے گھروں سے نکل کر اپنی ضروریات کی خرید و فروخت کو اس خوف کی بھینٹ چڑھاتے رہیں گے۔ اس کا حل کب میسر آئے گا' ان تمام باتوں کے متعلق تو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کے مطابق ہمیں مادی ہتھیاروں کے علاوہ یہ روحانی ہتھیار بھی استعمال کرنا چاہئے کہ ہم ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر گرے رہیں اور انتہائی اضطراب کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان حالات کو بدل دے پاکستان کے ہر علاقے کو امن عطا کرے۔ اور زندگی کے معمولات امن کی فضا میں جاری و ساری رہیں۔ ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ جہاں باقی دوسری تمام باتیں اور دوسری تمام سکیمیں فیل ہو سکتی ہیں' دعا اور مضطرب دل سے نکلی ہوئی دعا کبھی ناکام نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم ملک میں قیام امن کے لئے ہمہ وقت دعائیں کریں اور اس یقین کے ساتھ کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں سنے گا اور ملک کو امن عطا کرے گا۔

بچوں کا کھیل کھیل میں کردار بن گیا
تھا جس کا ذہن کُند وہ ہشیار بن گیا
لیکن گلی گلی میں ہر اِک کھیل کھیلنا
سچ پوچھئے تو شہر کا آزار بن گیا

ابوالاقبال

○

نہ وہ سیلِ نوجوانی نہ وہ جوشِ زندگانی
جو ہوا ٹھہر گئی ہے تو سکوت میں ہے پانی

یہ بہار کے نظارے' یہ فلک کے چاند تارے
یہ زمیں کی آفتیں ہیں وہ بلائے آسمانی

لگی آگ ہر چمن میں جلے سارے کوہ و صحرا
یہ ہوا میں کس نے بھر دی مرے سوز کی کہانی

وہی ایک مُو قلم ہے وہی ایک دست چابک
ترا حسن نقشِ اول مرا عشق نقشِ ثانی

تری بزمِ مے کے قابل نہ تھا خاکسار ساقی
مجھے ایک گھونٹ بخشا تو یہ تیری مہربانی

روشن دین تنویر

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت حضرت صاحب کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

(1) امانت یکصد یتامیٰ جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت' ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے نصیحت کے بارے میں اپنے ایک خطبہ میں مزید فرمایا:-

دوسری بات یہ ہے (٠) نیکی کی طرف بلانے والے کا کچھ اپنا تو کردار ایسا ہونا چاہئے کہ اس کی نیکی اس کی ذات سے اس طرح جھلکے جیسے لبالب پیالہ بھرا ہوا ہو تو اس سے شربت چھلکتا ہو۔ اگر انسان خیر کی طرف بلاتا ہے اور خود مجسم خیر نہیں ہے یا کم سے کم اس خیر کی طرف بلاتا ہے جو خیر اس میں نہیں پائی جاتی تو یہ نصیحت بھی خواہ عاجزی کے ساتھ کی جائے بالکل بے اثر ثابت ہوتی ہے۔ پس (-) ایک دوہرے فائدے کا مضمون ہے جو لوگ بھلائیوں کی طرف بلانے والے ہیں ان کا ضمیر ان کو ہمیشہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہے اور بعض دفعہ ایک انسان مجبوراً اس منصب پر فائز ہے جہاں ضرور بھلائی کی طرف بلانا ہے تو اس کی اپنی کمزوریاں بار بار اس کے سامنے آتی ہیں تو اس کے حضور فریادی ہو جاتی ہیں کہ تم دوسروں کو جن نیکیوں کی طرف بلا رہے ہو اپنی ذات کی طرف بھی توجہ کرو۔

نصیحت کرنے والے کی تحقیر نہ کرے

اس کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ جو سننے والے ہیں وہ ایسے شخص سے کیا سلوک کریں۔ بعض دفعہ ایک شخص کسی بھلائی کی طرف بلاتا ہے اس کی اپنی ذات میں اگر وہ نیکی ہو گی تو بعض دفعہ اس کے بچوں میں نہیں ہوتی ہے۔ تو اس کے حلقہ احباب میں کسی میں نہیں ہوتی۔ اس کی بیوی میں نہیں ہوتی۔ اس کے اور عزیزوں میں نہیں ہوتی۔ ایسی صورت میں دینی طریق کیا ہے۔ آنحضور ﷺ کا طریق کیا تھا۔ آنحضور ﷺ نے کبھی کسی نصیحت کرنے والے کو تحقیر سے نہیں دیکھا۔ اور تحقیر کے ساتھ اس کے ساتھ سلوک نہیں فرمایا۔ بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے آنحضور ﷺ کو نصیحت کی اور ایک دفعہ نہیں کئی دفعہ ایسا واقعہ ہوا۔ اور جس بات کی نصیحت کی وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ میں اس سے بہت زیادہ پائی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ کوئی نسبت ہی نہیں تھی۔ ایک دفعہ ایک یہودی نے آنحضرت ﷺ کو تلقین کی کہ لین دین کے معاملے درست رکھو۔ اور مالی معاملات اپنے صاف کرو۔ اب آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر اور کون ایسا ہو سکتا ہے۔ صحابہ ﷺ مشتعل ہوئے۔ بعض اس یہودی کی طرف لپکے کہ اسے سزا دیں۔ مگر آنحضرت ﷺ نے انہیں روک دیا اور صبر کی تلقین فرمائی۔ صرف اتنا کہا کہ ہاں میں نے اس کا کچھ دینا ہے۔ ابھی اس کو ادائیگی کر کے مجھے بری الذمہ کیا جائے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے نہ صرف مطلوبہ مال کی ادائیگی فرمائی بلکہ اس سے بڑھ کر دے دیا۔ پس آنحضور ﷺ کی زندگی میں بھی بسا اوقات ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ جب آپ کو نصیحت کرنے والا خود آپ کے مقابل پر ان باتوں میں بہت ہی کمزور اور کچا ہوتا تھا۔ جیسا کہ ایک موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے کسی کو صبر کی نصیحت فرمائی کسی کو اور باتوں کی نصیحت فرمائی اس نے الٹ کر آنحضور ﷺ پر یہ حملہ کیا کہ آپ کو کیا پتہ کہ صبر کیا ہوتا ہے جس پر غم پڑے وہ جانتا ہے کہ صبر کیا ہوتا ہے۔ مگر آنحضرت ﷺ نے کبھی ایسے شخص کو ڈانٹا نہیں کبھی ایسے شخص کو جواب میں یہ طعنہ نہیں دیا کہ تم اپنی حیثیت کو تو دیکھو اور دیکھو کہ مجھ سے باتیں کر رہے ہو جو ان تمام خوبیوں میں مکارم الاخلاق پر فائز کیا گیا ہے جو اخلاق کی بلند ترین چوٹیوں پر قدم رکھتا ہے۔ کبھی ایک دفعہ بھی جواباً آپ نے یہ نہیں فرمایا بلکہ خاموشی اور صبر کے ساتھ اس نصیحت کرنے والے کی دل آزاری کو بھی برداشت کیا۔

پس یہ بھی ایک ایسا پہلو ہے جس کی طرف میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں اور جرمنی کی جماعت میں اس کی خصوصیت سے ضرورت ہے۔ اگر ایک عہدہ دار اپنے عہدہ کی مجبوری سے ایک نصیحت کرتا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ ان بعض خوبیوں سے خود بھی عاری ہو یا اس کے قرب و جوار میں اس کے دوست ان خوبیوں سے عاری ہوں جواباً اس پر حملہ کرنا کہ تم اپنی شکل تو دیکھو۔ اپنا حال تو دیکھو۔ ہمیں جس طرف بلاتے ہو اپنے بچوں کو کیوں ٹھیک نہیں کرتے۔ یہ بھی درست طریق نہیں ہے۔ یہ ایک نہایت ناپاک رد عمل ہے ایک نہایت ہی ناپاک رویہ ہے۔ جس کے نتیجہ میں سوسائٹی میں نفرتوں کے زہر گھولے جاتے ہیں اور نصیحتیں بے کار ہو جاتی ہیں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ یہ نصیحت کا ایک بہت ہی نازک مرحلہ ہے جبکہ نصیحت کرنے والا اپنے فرض کی وجہ سے مجبور ہو۔ ایسے مقام پر ہو کہ اس کا کام ہے کہ نصیحت کرے۔ ایسے موقعہ پر دیکھنے والا شائد یہ خیال کرتا ہو کہ اس نے اپنے نفس کو بھلا دیا ہے اور دوسروں کو نصیحت کر رہا ہے۔ لیکن میں جہاں تک انسانی نفسیات کو سمجھتا ہوں اس کا یہ خیال درست نہیں ہے۔ کیونکہ بسا اوقات ایسے نصیحت کرنے والے اپنے دل میں خود ہی گھلتے ہیں اور غم کھاتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں اور کوشش کرتے رہتے ہیں کہ خدا ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے تاکہ ہم لوگوں کی جن کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ کمزوریاں ہماری ذات سے بھی کلیتہً الگ ہو کر ہو ہمارے وجود کو پاک اور صاف چھوڑ جائیں۔ ایسے ماں باپ ہیں جو اپنے بچوں کو نصیحت کرتے ہیں۔ ان میں بھی کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ بچوں میں بعض دفعہ وہ وہ خوبیاں دیکھنا چاہتے ہیں جو ان کی ذات میں نہیں ہیں۔ بچوں میں سے وہ کمزوریاں دور کرنا چاہتے ہیں جو بعض دفعہ ان کے اندر بھی پائی جاتی ہیں اگر اس طریق کو بچے اپنالیں اور بات بات پر ماں باپ کے سامنے زبانیں کھولیں اور کہیں کہ تم میں بھی یہ فلاں بات ہے۔ تم میں بھی یہ فلاں بات ہے۔ تو ساری دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے۔ اور کسی کو بھی اپنے گھر میں تربیت کی توفیق نہ ملے پس تربیت کے ساتھ کچھ شرافت کے تقاضے وابستہ ہیں اور وہ شرافت ہی ہے جو تربیت کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ اور تربیت کو تقویت دیتی ہے۔ جس کو نصیحت کی جارہی ہے اس کی شرافت کا تقاضا ہے کہ نصیحت کرنے والے کی کمزوریوں سے چشم پوشی کرتے ہوئے یہ دیکھے کہ بات سچی ہے یا نہیں۔ اگر بات سچی ہے تو وہ موقعہ طعنہ دینے کا نہیں۔ بات سچی ہے تو کسی اور وقت اسے کسی اور رنگ میں سمجھایا جائے کہ تم میں یہ کمزوری پائی جاتی ہے تم اس کو دور کرنے کی کوشش کرو۔

پس آنحضرت ﷺ نے نصیحت کے مضمون میں ایک بنیادی بات ایسی فرمادی ہے جس کے نتیجہ میں ہم اپنی نصیحت کے کردار کو مزید صیقل کر سکتے ہیں اور چمکا سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا حکمت کی بات (اہل ایمان) کی گم شدہ بات ہے۔ گم شدہ اونٹنی کی طرح ہے گم شدہ اونٹنی کہاں سے ہاتھ آتی ہے۔ کون اسے پہنچاتا ہے۔ یہ نہیں دیکھا جاتا۔ بلکہ وہ حکمت کی بات کو اپنی بات سمجھتا ہے۔ پس جن لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے ان کو نصیحت کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرنا چاہئے۔ یہ دیکھنا چاہئے کہ نصیحت اچھی یا بری ہے۔ اگر بری ہے تو اس سے کنارہ کشی ضروری ہے اگر اچھی ہے تو جواباً طعنہ دینا حسن خلق نہیں ہے بلکہ سوسائٹی سے رفتہ رفتہ نصیحت کی قدروں کو اڑا دینا اور باطل کر دینے کے مترادف ہو جاتا ہے۔ جن سوسائٹیوں میں ناصحین کو طعنے ملتے ہیں ان سوسائٹیوں سے رفتہ رفتہ امر بالخیر اور نہی عن المنکر کا رواج ہی اٹھ جاتا ہے۔ پس سننے والوں کے بھی کچھ تقاضے ہیں اور ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ نصیحت اگر اچھی بات پر مشتمل ہے تو اس نصیحت کو طعن و تشنیع میں اڑانے سے نہ ان کو فائدہ پہنچے گا نہ سوسائٹی کو کچھ فائدہ پہنچے گا۔ بلکہ ان کی ایک نفسانیت ہے جو اور زیادہ موٹی ہو جائے گی۔ ان کی انانیت ہے جو پہلے سے بھی اور زیادہ بڑھ کر سرکشی کرنے لگے گی۔

ہماری تاریخ

مسٹر اے۔ آر۔ بکری۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ نائیجیریا کی احمدیہ جماعت کے ایک مستعد اور مخلص نوجوان تھے۔ مسٹر ایس۔ اے۔ بکری صدر جماعت احمدیہ نائیجیریا کے فرزند تھے۔ انہوں نے انگلستان سے قانون کی تعلیم حاصل کی اور واپسی پر انہیں لیگوس نائیجیریا میں مجسٹریٹ متعین کیا گیا۔ یہ تقرری یکم دسمبر ۱۹۵۶ء کو ہوئی۔ احمدیہ جماعت کے لئے اس اعزاز پر یہاں ایک تقریب منعقد کی گئی۔ اس تقریب کے موقعہ پر مسٹر حمزہ زیڈ۔ اکونو نے کلام الٰہی کی تلاوت کی اور ان کے بعد مسٹر ایم۔ اے۔ اوسینی ایل۔ ایل۔ بی نے ایک مختصر سی تقریر کی۔ مسٹر اوسینی نے کہا کہ مسٹر اے آر۔ بکری کو چاہئے کہ وہ اپنے ملک کے باشندوں پر یہ بات ثابت کر دے کہ دین حق کے پیروکار کتنے اچھے مجسٹریٹ بن سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دین حق کے پیروکاروں میں سے بہت کم لوگ ایسے ہیں جنہیں اس اعزاز سے نوازا گیا ہے۔ اب یہ مسٹر اے۔ آر۔ بکری کا کام ہے کہ آپ ثابت کریں کہ آپ اس بات کے اہل تھے۔ کہ آپ کو اس اعزاز سے نوازا جاتا۔ مسٹر اوسینی نے تمام حاضرین سے اپیل کی کہ وہ مسٹر اے۔ آر بکری کو اخلاقی تعاون مہیا کریں تاکہ وہ اپنے کام کو احسن طریق پر نبھا سکیں۔ مسٹر اوسینی کے بعد رئیس المربیئن مغربی افریقہ نے ایک مختصر تقریر میں کہا کہ مسٹر اے۔ آر بکری کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ مدد مانگتے رہیں۔ کیونکہ انسانوں کی مدد بعض اوقات فراہم نہیں ہوتی لیکن خدا تعالیٰ کی مدد ہمیشہ ملتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کا مددگار ثابت ہو گا۔ آپ نے پیلا طوس کی بیوی کا ذکر کیا جسے خواب کے ذریعے یسوع مسیح کے متعلق بتایا گیا تھا۔ اور کہا کہ اگر ایک بدمذہب مجسٹریٹ کی بیوی کی بھی اللہ تعالیٰ رہنمائی کرتا ہے تو پھر دین حق کے پیروکار کی کیوں رہنمائی نہیں کرے گا۔ اس مثال کو سامنے رکھتے ہوئے انہیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرتے رہنا چاہئے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ مسٹر اے۔ آر۔ بکری کو جس تعاون کی امید ہو گی وہ خدا کے فضل سے انہیں پوری طرح مہیا کیا جائے گا۔ لیکن انہیں صحیح راستے پر چلتے ہوئے اپنے خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرتے رہنا چاہئے۔ ان کے بعد مسٹر اے۔ آر۔ بکری۔ نے ایک مختصر سی تقریر کی اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ بعد میں اجتماعی خاموش دعا کروائی گئی یہ خبر اخبار ٹروتھ کے 30۔ نومبر 1956ء کے شمارے میں شائع ہوئی۔

○ انسان اگر اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی زندگی وقف نہ کرے اور اس کی مخلوق کے لئے نفع رساں نہ ہو تو یہ ایک بیکار اور نکمی ہستی ہو جاتی ہے بھیڑ بکری بھی پھر اس سے اچھی ہے جو انسان کے کام تو آتی ہے لیکن یہ جب اشرف المخلوقات ہو کر اپنی نوع انسان کے کام نہیں آتا تو پھر بدترین مخلوق ہو جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت و سوانح

سیرت و سوانح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بطرز سوال و جواب شائع کردہ لجنہ اماء اللہ کراچی میں جنگ بدر کے متعلق مزید درج ہے۔

س۔ سوادؓ نے آنحضرت ﷺ کی لکڑی اپنے سینے میں لگنے پر کیا عرض کیا۔

ج۔ آنحضرت ﷺ تیر کے اشارہ سے صفیں درست فرما رہے تھے ایک صحابی سوادؓ نامی صف سے کچھ آگے نکلے۔ آپ نے اسے تیر کے اشارے سے پیچھے ہٹنے کو فرمایا مگر اتفاق سے تیر کی لکڑی ان کے سینے پر جا لگی۔ اس نے جرات کے انداز سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو خدا نے حق و انصاف کے ساتھ مبعوث فرمایا مگر آپ نے مجھے ناحق تیر مارا ہے واللہ میں تو اس کا بدلہ لوں گا۔ صحابہ انگشت بدنداں تھے کہ سوادؓ کو کیا ہو گیا ہے۔ مگر آپ نے نہایت شفقت سے فرمایا۔ اچھا سوادؓ تم بھی مجھے تیر مار لو۔ آپ نے اپنے سینہ کا کپڑا اٹھایا۔ سوادؓ نے فرط محبت سے آگے بڑھ کر آپ کا سینہ چوم لیا۔ آپ نے فرمایا سوادؓ یہ تمہیں کیا سوجھی۔ انہوں نے رقت بھری آواز میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ دشمن سامنے ہے۔ کچھ خبر نہیں یہاں سے بچ کر جانا ملتا ہے یا نہیں۔ میں نے چاہا شہادت سے پہلے آپ کے جسم مبارک سے اپنا جسم چھو لوں۔

س۔ بدر کی جنگ کا آغاز اور انجام کس طرح ہوا۔

ج۔ عرب کے قدیم دستور کے مطابق انفرادی لڑائی کے لئے مکہ نے مبارز طلبی کی۔ چند انصار ان کے مقابلہ کے لئے آگے بڑھنے لگے مگر آپ نے انہیں روک دیا۔ اور فرمایا حمزہ تم اٹھو۔ علی تم اٹھو۔ عبیدہ تم اٹھو۔ کیونکہ کفار کی طرف سے بھی عتبہ کے ساتھ ان کے بھائی شیبہ اور ولید تھے۔ اس طرح عبیدہ ولید کے مقابل آئے اور علی شیبہ کے مقابل پر آئے۔ حمزہ عتبہ کے مقابل پر آئے۔ عتبہ شیبہ اور ولید تینوں مارے گئے۔ عبیدہ شدید زخمی ہوئے۔ بدر سے واپسی پر راستے میں ہی انتقال ہو گیا۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا جب تک میں حکم نہ دوں کوئی دھاوا نہ کرے۔ اگر کفار فوری حملہ کریں تو پہلے تیروں کے ساتھ ان کا مقابلہ کرو لیکن دیکھو تیر (ذرا احتیاط سے چلانا۔ ایسا نہ ہو کہ یونہی بے فائدہ طور پر اپنے ترکش خالی کر دو۔ اور تلوار صرف اس وقت نکالو کہ جب دونوں لشکر آپس میں مل جائیں۔ اس کے علاوہ ایسے لوگ بھی لشکر میں شامل ہیں جنہوں نے مکہ میں مصیبت کے وقت ہم سے شریفانہ سلوک کیا تھا۔ ہمارا فرض ہے کہ ان کے احسان کا بدلہ چکائیں پس اگر کسی ایسے شخص پر کوئی مسلمان غلبہ پائے تو اسے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے۔ اور آپ نے خصوصیت کے ساتھ عباس بن عبد المطلب اور ابو البختری کا نام لیا اور ان کے قتل سے منع فرمایا مگر حالات نے کچھ ایسی ناگزیر صورت اختیار کر لی کہ ابو البختری قتل سے نہ بچ سکے۔ گو اسے مرنے سے قبل اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے اسے قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ابو جہل نے دعا کی تھی کہ اے خدا وہ فریق جس نے رشتوں کو توڑا ہے اور دین میں ایک بدعت پیدا کی ہے تو آج اسے اس میدان میں تباہ کر دے۔ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ اے ہمارے رب اگر محمد ﷺ کا لایا ہوا دین سچا ہے تو آسمان سے ہم پر پتھروں کی بارش برسا یا کسی اور دردناک عذاب میں تباہ و برباد کر۔ اس جنگ میں قریش کے 70- آدمی قتل ہوئے اور مسلمانوں میں صرف چودہ صحابہؓ شہید ہوئے جن میں چھ مہاجر تھے اور باقی انصار مگر رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق روسائے قریش کی لاشوں کو دفن کر دیا گیا اور کسی لاش کو کھلا نہیں چھوڑا گیا۔ آپؐ نے ان کی لاشوں کے ساتھ کھڑے ہو کر فرمایا "تم اپنے نبی کے بہت برے رشتہ دار ہو تم نے مجھ کو جھٹلایا اور لوگوں نے میری تصدیق کی۔ تم نے مجھے میرے وطن سے نکالا اور دوسروں نے مجھے پناہ دی۔ تم نے میرے خلاف جنگ کی دوسروں نے میری مدد کی۔" جنگ ختم ہونے کے بعد آپؐ نے بدر کی وادی میں تین دن قیام فرمایا اور یہ وقت اپنے شہدا کی تکفین و تدفین اور اپنے زخمیوں کی مرہم پٹی میں گزارا غنیمت کے مال کو جمع کر کے مرتب کیا اور کفار کے قیدیوں کو جمع کر کے مختلف مسلمانوں کی سپردگی میں دیا۔ اور تاکید کی کہ قیدیوں کے ساتھ نرمی اور شفقت کا سلوک کریں۔ اور ان کے آرام کا خیال رکھیں۔ فرمایا۔ جو خود کھاؤ وہ ان کو کھلاؤ۔ جو خود پہنو وہ ان کو پہناؤ۔

اسی زمانہ میں آپؐ کی صاحبزادی رقیہؓ زوجہ حضرت عثمانؓ کا انتقال ہوا۔ آپؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو مشرکین فدیہ ادا کر دیں۔ ان کو چھوڑ دیا جائے۔ جنگ بدر میں مسلمانوں کی پوزیشن نمایاں طور پر مضبوط ہو گئی قبائل عرب پر رعب بیٹھ گیا۔ مسلمانوں کی ہمتیں بلند ہو گئیں۔ خود اعتمادی پیدا ہو گئی۔ منافقین مدینہ مرعوب ہو کر دب گئے۔ اثرات کے لحاظ سے یہ ایک عظیم الشان قومی یادگار بن گئی۔ جن صحابہؓ نے اس جنگ میں حصہ لیا وہ دوسروں سے ممتاز سمجھے جاتے تھے۔

س۔ جنگ بدر کے بعد کون سے خطرات بڑھ گئے تھے۔ مشرکین پر کیا اثرات ہوئے۔

ج۔ کفار مکہ کے سینے انتقام سے بھر گئے۔ مدینہ پر کفار کے حملہ کا خطرہ زیادہ مہیب صورت اختیار کر گیا۔ قبائل عرب کی طرف سے بھی خطرہ پہلے سے بڑھ گیا۔ ان کی معاندانہ کوششیں زیادہ خطرناک صورت اختیار کر گئیں۔ مدینہ کے یہود چوکس ہو گئے۔ اس کے علاوہ قبائل اوس اور خزرج کے مشرکین میں سے بہت سے لوگ آپ کی اس عظیم الشان فتح کو دیکھ کر اسلام کی حقانیت کے قائل ہو گئے۔ مدینہ سے بت پرستی کا عنصر بڑی تیزی سے کم ہونے لگا ایمان لانے والوں میں اضافہ ہو گیا۔ ایک گروہ منافقین کا پیدا ہو گیا۔ جس نے بظاہر اسلام قبول کر لیا اور اندر اندر سازشیں کرتے رہے۔ سب سے بڑا منافق عبد اللہ بن ابی سلول تھا ان تینوں گروہوں کا ذکر سورہ بقرہ کی ابتدائی آیتوں میں آتا ہے۔

س۔ جنگ بدر کے موقعہ پر جب لشکر قریش نے عام حملہ کیا تو آنحضرت ﷺ کے کرب کی کیا حالت تھی۔

ج۔ آپؐ نہایت رقت کی حالت میں خدا کے سامنے ہاتھ پھیلائے ہوئے دعائیں کر رہے تھے اس وقت اس قدر کرب کی حالت میں تھے کہ کبھی آپؐ سجدہ میں گر جاتے تھے اور کبھی کھڑے ہو کر خدا کو پکارتے تھے۔ آپؐ کی چادر آپؐ کے کندھوں سے گر گر جاتی تھی اور حضرت ابو بکرؓ اسے اٹھا اٹھا کر آپؐ پر ڈال دیتے تھے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں مجھے لڑتے ہوئے آپؐ کا خیال آتا تھا تو آپؐ کے سائبان کی طرف بھاگا جاتا تھا لیکن جب بھی میں گیا میں نے آپؐ کو سجدہ میں گڑ گڑاتے ہوئے پایا اور میں نے سنا آپؐ کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے۔ یا حی یا قیوم برحمتک استغیث حضرت ابو بکر آپؐ کی اس حالت کو دیکھ کر بے چین ہو جاتے تھے۔ اور کبھی کبھی فرماتے تھے یا رسول اللہ آپؐ گھبرائیں نہیں۔ خدا اپنے وعدے ضرور پورے کرے گا۔ آپؐ برابر دعا اور گریہ وازی میں مصروف رہے۔ آپؐ کا اضطراب بڑھتا جاتا تھا۔ آخر لمبے سجدے کے بعد آپؐ اٹھے اور خدائی بشارت کہتے ہوئے سائبان سے باہر تشریف لائے۔

حقوق العباد

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا:-

میں نے بارہا بتایا ہے کہ خدمت خلق کے کام میں جہاں تک ہو سکے۔ وسعت اختیار کرنی چاہئے اور مذہب اور قوم کی حد بندی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہر مصیبت زدہ کی مصیبت کو دور کرنا چاہئے خواہ وہ ہندو ہو یا عیسائی ہو یا سکھ ہمارا خدا رب العالمین ہے اور جس طرح اس نے ہمیں پیدا کیا ہے اسی طرح اس نے ہندوؤں اور سکھوں اور عیسائیوں کو بھی پیدا کیا ہے۔ پس اگر خدا ہمیں توفیق دے تو ہمیں سب کی خدمت کرنی چاہئے......... حسن سلوک میں کسی مذہب کی قید نہیں ہونی چاہئے۔ جو شخص بھی اس قسم کے حسن سلوک میں مذہب کی قید لگاتا اور اپنے ہم مذہبوں کی خدمت کے کام کرنا تو ضروری سمجھتا مگر غیر مذہب والوں کی خدمت کرنا ضروری نہیں سمجھتا وہ اپنا نقصان آپ کرتا ہے۔ اور دنیا میں لڑائی جھگڑے کی روح پیدا کرتا ہے۔ پھر جو جماعتیں دعوت الی اللہ کرتی ہیں۔ ان کے لئے یہ تو بہت ہی ضروری ہوتا ہے کہ وہ ساری قوموں سے حسن سلوک کریں اور کسی کو کبھی اپنے دائرہ احسان سے باہر نہ نکالیں تا تمام قومیں ان کی مدد گار بنیں۔ پس وہ (خدام الاحمدیہ) خدمت خلق کے کاموں میں مذہب و ملت کے امتیاز کے بغیر حصہ لیں۔ اور جماعت کے جو اغراض و مقاصد ہیں ان کو ایسی وفاداری کے ساتھ لے کر کھڑے ہو جائیں کہ خدا تعالیٰ کے رستہ میں ان کے لئے اپنی جان قربان کر دینا کوئی دوبھر نہ ہو۔ جب کسی قوم کے نوجوانوں میں یہ روح پیدا ہو جائے کہ اپنے قومی اور مذہبی مقاصد کی تکمیل کے لئے جان دے دینا وہ بالکل آسان سمجھنے لگیں اس وقت دنیا کی کوئی طاقت انہیں مار نہیں سکتی۔ جس چیز کو مارا جا سکتا ہے وہ جسم ہے مگر جس شخص کی روح ایک مقصد لے کر کھڑی ہو جائے۔ اس روح کو کوئی فنا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا بلکہ ایسی قوم کا اگر ایک شخص مرے تو اس کی جگہ دس پیدا ہو جاتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ ادنیٰ سے ادنیٰ نیکی بھی ہو تو اس کا ثمرہ دیتا ہے۔ میں نے ایک کتاب میں نقل دیکھی کہ ایک شخص نے اپنے ہمسایہ آتش پرست کو دیکھا کہ چند روز کی برسات کے بعد وہ اپنے کوٹھے پر جانوروں کو دانے ڈال رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تو کیا کر رہا ہے۔ اس نے کہا کہ جانوروں کو دانے ڈال رہا ہوں۔ میں نے کہا کہ تیرا عمل بے کار ہے۔ اس گبر نے کہا کہ اس کا ثمرہ مجھے ملے گا۔ پھر وہی بزرگ کہتے ہیں کہ جب دوسرے سال میں حج کرنے کو گیا تو دیکھا کہ وہی گبر طواف کر رہا ہے۔ اس نے مجھے پہچان کر کہا۔ ان دانوں کا ثواب مجھے ملا کہ نہیں۔

ایسا ہی ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں سخاوت کی تھی مجھے اس کا ثواب ملے گا یا نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسی سخاوت نے تو تجھے مسلمان کیا۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان مربی سلسلہ

پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان

محترم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب فزکس کے پروفیسر تھے اور ٹی آئی کالج ربوہ میں شعبہ فزکس کے سربراہ تھے۔ سائنس اور فزکس سے تعلق ہونے کے ساتھ ساتھ آپ نہایت عمدہ اور خوبصورت شعر کہتے تھے جماعت احمدیہ کے ادبی حلقوں میں آپ کا نام بڑے احترام سے لیا جاتا ہے۔ آپ کے اشعار اکثر و بیشتر جماعتی رسائل و اخبارات کی زینت بنتے رہتے تھے آپ کا ایک مجموعہ کلام "رود چناب" کے نام سے آپ کی زندگی میں شائع ہو چکا ہے۔

اگرچہ محترم پروفیسر موصوف نثر بھی بڑی خوبصورت لکھتے تھے اور آپ کے بعض مضامین اہل علم و فن سے خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ لیکن آج ان کے شعری سرمایہ کے بارے میں اظہار خیال مقصود ہے۔

پروفیسر نصیر احمد خان صاحب کے مجموعہ کلام "رود چناب" کے پیش لفظ میں پاکستان کے معروف ادیب اور شاعر وزیر آغا نے لکھا۔

"رود چناب" کا مسودہ پڑھتے ہوئے بار بار یہ خیال آیا کہ اگر شاعر خلوص دل سے خود کو منکشف کرنے پر آمادہ ہو جائے تو قدرتی بات ہے کہ اس کے کلام میں اس کی شخصیت کی خوشبو از خود شامل ہونے لگے۔ میں پروفیسر صاحب کو تقریباً بیس برس سے جانتا ہوں مجھے کبھی ان کی شخصیت میں کوئی شکن نظر نہیں آئی۔ شخصیت تو ایک طرف مجھے تو ان کا لباس حتیٰ کہ عام گفتگو بھی ہر قسم کی شکن سے پاک انتہائی صاف ستھری اور ملائم محسوس ہوئی۔ ایک کلچرڈ انسان کا یہی وصف ہے کہ اس کے ظاہر اور باطن میں ہم آہنگی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ بٹنوں اور سلوٹوں کو نہایت خوبصورتی سے ہموار کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے ایسا مہذب انسان اگر ساتھ شاعر بھی ہو تو اس کا کلام بھی قدرتی طور پر شکنوں سے ایک بڑی حد تک محفوظ ہو گا۔ پروفیسر نصیر احمد خان کا کلام اگر جوئے رواں کی طرح دکھائی دیتا ہے تو اس کا اصل باعث خود ان کی دلنواز اور آہستہ خرام شخصیت ہے۔

پروفیسر نصیر احمد خان کا اصل میدان طبعیات ہے اور طبعیات وہ شعبہ علم ہے جس نے اپنے تازہ انکشافات سے بیسوی صدی میں ایک کہرام سا برپا کر دیا ہے......... میرا اپنا میدان ادب ہے مگر جب کبھی پروفیسر نصیر احمد خان سے میری ملاقات ہوئی ہے تو میں نے از راہ تجسس ان پر طبعیات سے متعلق سوالات کی بوچھاڑ کر دی ہے جو ایک Lay Man کے ذہن میں ہر لحہ پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ الیکٹرون کس خوشی میں ایٹم کے مرکزہ کا طواف کرتی ہے اور مرکزہ کے اندر پروٹون بھی قابل تقسیم ہیں؟......

غالب نے بھی اس طرح کے سوالات پوچھے تھے: ابر چیز کیا ہے۔ ہوا کیا ہے؟ مگر غالب کے دوستوں میں شیفتہ، حالی اور ولیم فریز ایسے لوگ تھے جو افراد اور قوموں کی طبیعتوں کے بارے میں تو بہت کچھ بتانے کے اہل تھے مگر طبعیات کے معاملے میں بالکل کورے تھے۔ دوسری طرف مجھے پروفیسر نصیر احمد خان ایسے دوست ملے ہیں جو طبعیات کے ماہرین میں شمار ہوتے ہیں چنانچہ ہر بار جب میرے ذہن میں سوالات کلبلائے ہیں اور پروفیسر صاحب نے ایک تبسم زیر لب کے ساتھ میرے سوالات کے جواب دیئے ہیں تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا ہوں کہ گلے سڑے پروفیسروں کی طرح انہوں نے خود کو محض درسی کتابوں تک محدود نہیں رکھا بلکہ وہ تو اپنے شعبہ علم میں ہونے والے جدید ترین انکشافات اور ان سے پھوٹنے والے امکانات سے بھی پوری طرح باخبر ہیں۔ اس سب کے دو خوشگوار نتائج برآمد ہوئے ہیں ایک تو یہ کہ پروفیسر سائنسی ثبوت کے ساتھ ایک ہی الوہی قوت پر ایمان رکھتے ہیں دوسرے انہوں نے کائنات کی لامحدود وسعتوں کو جب شخصی سطح پر محسوس کیا ہے تو خود ان کی شخصیت میں بھی وسعت اور کشادگی پیدا ہوئی ہے۔ جو ان کے کلام میں شامل ہو کر قلب و نظر کی کشادگی پر منتج ہو گئی ہے۔

پروفیسر نصیر احمد خان کی غزل کا رنگ کلاسیکی ہے وہ ساری تلمیحات، لفظی تراکیب اور مضامین جنہیں اردو غزل نے کئی سو سال سے حرز جان بنا رکھا ہے۔ پروفیسر صاحب کی شخصیت سے مملو ہو کر ان کے کلام کی بنت میں شامل ہوئے ہیں تو رنگ قدیم کے باوجود ایک نئے آہنگ کا نمونہ ثابت ہوئے ہیں چونکہ ان کا کلام خود ان کی شخصیت کا ایک زاویہ ہے اس لئے وہ لوگ جنہیں پروفیسر صاحب سے قریب رہنے کا موقعہ ملا ہے ان کے کلام سے بطور خاص لطف اندوز ہوں گے مگر وہ لوگ بھی جنہیں یہ سعادت نصیب نہیں ہو سکی پروفیسر صاحب کے کلام کی پختگی، تلمیحات کا برمحل استعمال اور ان کے ہاں مستعمل لفظی تراکیب کو استادانہ مہارت کے ساتھ برتنے کی روش کو دیکھ کر مجبور ہو جائیں گے کہ انہیں ان کی حسن کارکردگی کی بنا پر دل کھول کر داد دیں۔

ڈاکٹر عبدالرشید تبسم صاحب پریذیڈنٹ ادارہ ادب ماڈل ٹاؤن۔ لاہور نے "رود چناب" کے "حرف تعارف" میں لکھا۔

ڈاکٹر نصیر احمد خان کا مطالعہ بہت وسیع ہے وہ دریائے علوم ہیں ان کی شاعری علمی تبحر سے فیض یافتہ ہونے کی وجہ سے ہمہ جہتی حسن کی آئینہ دار ہے بحیثیت شاعر ڈاکٹر نصیر احمد خان دروں بیں ہیں لیکن ساتھ ہی بیرون بینی سے انہیں گہری دلچسپی ہے زندگی کے کھردرے حقائق ان کی شاعری کا مرکزی خیال ہیں مگر ان کی حساس اور بیتاب فطرت انہیں بار بار رومان نگاری پر بھی مجبور کر دیتی ہے۔

.... سادگی، سہل ممتنع، جوش، محاکات، نفسیات انسانی، فلسفہ حیات سب کچھ ڈاکٹر نصیر احمد خان کی شاعری میں موجود ہے۔

..... مختصر یہ کہ شاعر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحبِ دل ہیں اور صاحبِ ادراک بھی۔ یہی حقیقت ان کی شاعری کو پائیدار اور جاوداں بناتی ہے۔

ان دو مشہور معروف ادباء کی تحریروں کے بعد قارئین کرام کی خدمت میں محترم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحبؒ کے مجموعہ کلام رود چناب سے بطور نمونہ چند اشعار پیش ہیں۔

حدیث مہر و وفا کی کتاب ہم بھی ہیں
جہان عشق میں گردوں جناب ہم بھی ہیں

چلے جو تم تو بہاروں کو ساتھ لے کے چلے
چمن میں اس کو صبا کا خرام کہتے ہیں

ایک پتھر ہے وہ دل جس میں تری یاد نہ ہو
اک خرابہ ہے وہ گھر تو جہاں آباد نہ ہو

میری آنکھوں میں پھرتا ہے ترا حسن و جمال اب بھی
تیری یادوں سے روشن ہے گزرگاہ خیال اب بھی

ستم کیجئے یا کرم کیجئے
ذرا بے نیازی کو کم کیجئے

محترم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب علم و ادب کے میدان کے شہسوار تھے شاعری میں ان کا رتبہ بڑا وقیع ہے۔ ان کے مختصر حالات زندگی درج ہیں۔

حالات زندگی محترم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب محترم خان عبدالمجید خان صاحب آف ویرووال کے صاحبزادے اور محترم کرنل (ر) ایاز محمود احمد خان صاحب صدر عمومی ربوہ کے بھائی ہیں۔ آپ یکم جنوری 1925ء کو ویرووال ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم ویرووال میں حاصل کی پھر قادیان آکر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں حصول تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔

یہاں سے 1941ء میں میٹرک پاس کیا۔ اس کے بعد ایف سی کالج لاہور سے بی ایس سی کی اور 1947ء میں علی گڑھ یونیورسٹی سے ایم ایس سی کی۔

قیام پاکستان کے بعد 1947ء سے 1951ء تک فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں کام کرتے رہے۔ مئی 1951ء میں تعلیم الاسلام کالج سے وابستہ ہو گئے۔ جو اس وقت لاہور میں تھا۔ کالج کے ربوہ منتقل ہونے پر آپ بھی ربوہ آ گئے۔ 1962 سے 1965ء تک ڈرہم یونیورسٹی انگلستان سے نیوکلیئر فزکس کے مضمون میں پی ایچ ڈی کی۔ 1965ء میں آپ کو تعلیم الاسلام کالج کے شعبہ فزکس کا سربراہ مقرر کیا گیا۔ جہاں آپ تادم وفات خدمات بجالاتے رہے۔

اولاد آپ کی اولاد میں ایک صاحبزادی اور دو صاحبزادے ہیں۔ صاحبزادی مکرمہ عائشہ منگلا صاحبہ ہیں جو مکرم ڈاکٹر عنایت اللہ منگلا صاحب پروفیسر یورک یونیورسٹی ٹورانٹو کینیڈا کی بیگم صاحبہ ہیں۔ ان کے بعد مکرم ظہیر احمد خان صاحب کیمیکل انجینئر لاہور میں ہیں۔ مکرم ظہیر صاحب محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کے داماد ہیں۔ ان کے بعد سب سے چھوٹے مکرم ڈاکٹر منیر احمد خان صاحب ایم بی بی ایس دارالنصر غربی ربوہ میں الٹرا ساؤنڈ کلینک چلاتے ہیں۔

خصوصی خدمات 1967ء میں پنجاب یونیورسٹی کے بورڈ آف سٹڈیز فزکس کے رکن مقرر ہوئے۔ 1969ء میں انٹر یونیورسٹی بورڈ کی ریویو کمیٹی کے رکن رہے۔ 1970ء تا 1977ء بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کی کمیٹی برائے نصاب کے رکن رہے۔ 1969ء میں ربوہ میں نئی تعلیمی پالیسی کے بارے میں حکومتی تجاویز پر نظر ثانی کمیٹی کے سیکرٹری رہے اور اس میں کام کرتے ہوئے مرکزی حکومت کو ایک جامع رپورٹ پیش کی۔

1965ء میں لاہور میں پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے فزکس کے سینئر اساتذہ کے ریفریشر کورس میں لیکچر دیئے۔ 1963ء سے 1964ء تک نیوکیسل ڈرہم انگلینڈ کی پاکستانی طلباء کی انجمن کے صدر رہے۔ 1963ء میں آکسفورڈ میں ڈرہم یونیورسٹی کے نیوکلیئر فزکس کے نمائندے کے طور پر برٹش انسٹیٹیوٹ آف فزکس کی طرف سے منعقد کی گئی ہائی انرجی کانفرنس میں مقالہ پڑھا۔ 1965ء میں انگلینڈ میں ڈرہم یونیورسٹی سٹوڈنٹ ریسرچ اسسٹنٹ رہے۔

1963ء میں آکسفورڈ برک شائر انگلینڈ میں تین ماہ کے لئے نیوکلیئر سائنس کے نیشنل انسٹی ٹیوٹ میں تحقیقی کام کیا۔ 1963ء، 64ء میں انگلینڈ میں رائل انفرمری سندر لینڈ میں ریڈیالوجسٹ کو لیکچر دیئے۔ 1963ء میں سینٹ جارج جینوا میں فزکس کی ایک انٹرنیشنل کانفرنس میں شرکت کی 71-1972ء میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی گورننگ باڈی کے رکن رہے۔ 1971ء میں برٹش کونسل نے انہیں ڈرہم یونیورسٹی انگلینڈ کی کامن ویلتھ اکیڈیمک سٹاف فیلو شپ پیش کی۔ 1973ء میں انٹرنیشنل سنٹر برائے تھیورٹیکل فزکس ٹریسٹے اٹلی نے انہیں فیلو شپ پیش کی اور اس کے بعد سے اب تک اس ادارے کے ایسوسی ایٹ ممبر چلے آ رہے تھے۔

موصوف کو متعدد بار بیرونی ملکوں کے دورے کرنے اور عالمی کانفرنسوں میں شرکت کا موقع ملا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ترکی کی سیاست کی نئی کروٹ

پون صدی پیشتر ترکی میں مصطفیٰ کمال اتاترک نے جس جدید ترکی کی بنیاد رکھی تھی وہ سیکولر ترکی پر مشتمل تھی۔ ترکی میں سیکولرزم کو شدید ترین صورت میں نافذ کیا گیا تھا۔ مذہب کے نام پر ہر قسم کی بات کرنا ممنوع تھا۔ چاہے وہ مذہب اسلام ہو یا کوئی اور۔ کوئی مذہبی ادارہ قائم کرنا جرم قرار پایا۔ نہ عیسائی نہ مسلم کوئی بھی اپنا کسی بھی قسم کا مذہبی مشن یا ادارہ یا سکول قائم نہ کر سکتا تھا۔ ترکی نے ایک لمبے عرصے تک خود کو اسلامی ملک کہنے سے گریز کیا۔ اسلامی سربراہ کانفرنس میں ترکی کی شرکت رسمی سی ہوتی تھی۔ کبھی افسران کی سطح پر کبھی وزیر خارجہ کی سطح پر۔ عالمی اسلامی تحریکوں میں ترکی خود کو الگ تھلگ رکھتا تھا۔ دنیائے اسلام اسرائیل کی سخت مخالف تھی۔ کسی بھی ملک میں اسرائیل سے تعلقات رکھنا ملکی سیاست کا سب سے بڑا جرم تھا لیکن ترکی نے اسرائیل کو نہ صرف تسلیم کیا بلکہ اس کے ساتھ سفارتی اور تجارتی تعلقات بھی قائم کئے۔

غازی مصطفیٰ کمال پاشا اتاترک نے جدید ترکی کی بنیاد ایک لامذہب نظام پر رکھی۔ یہ تھی شدید بغاوت ملک میں اسلام کے اجارہ داروں کے خلاف جنہوں نے ترکی کو شدید نقصان پہنچایا تھا۔ ترکی میں کمال اتاترک لمبے عرصے تک غیر متنازعہ رہنما بنے رہے۔ ترکی کی افواج ہمیشہ سے اس سیکولرزم کی حفاظت کرتی رہیں۔

ترکی میں ماضی قریب میں تبدیلیوں کے آثار ظاہر ہونے شروع ہوئے اور رفاہ (ویلفیئر) پارٹی کے نام سے ایک سیاسی جماعت نے اسلامی رجحانات کا چرچا شروع کیا۔ عام خیال یہی تھا کہ اس پارٹی کو طاقت کبھی حاصل نہ ہو سکے گی۔ ماضی میں ہونے والے انتخابات میں یہی ہوتا رہا۔ لیکن حالیہ انتخابات میں حیران کن صورت حال سامنے آئی ہے۔ اسلامی رجحانات کی علم بردار یہ پارٹی انتخابات میں سب سے زیادہ ووٹ لے کر سامنے ابھر آئی۔ اگرچہ یہ ووٹ تنہا حکومت بنانے کے لئے کافی نہ تھے اور دوسرے یہ کہ اس کی اکثریت اپنی قریبی دو حریف پارٹیوں پر بہت معمولی تھی۔

ترکی میں انتخابات متناسب نمائندگی کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ اس میں ملک میں کوئی انتخابی حلقے نہیں بنائے جاتے بلکہ مختلف سیاسی پارٹیوں کے نام پر ووٹ ڈالے جاتے ہیں۔ پھر جس پارٹی کو جتنے فیصد ووٹ ملتے ہیں اس نسبت سے اس کو پارلیمنٹ کی نشستیں الاٹ کردی جاتی ہیں۔ اس طرح سے حالیہ انتخابات میں ترکی کی رفاہ پارٹی نے 20 فیصد سے زائد ووٹ حاصل کئے۔ اور 550 کے ایوان میں اس کو 158 سیٹیں ملیں۔ سابقہ حکمران پارٹی نے جس کی سربراہی خاتون وزیراعظم مسز تانسو چیلر کر رہی تھیں اور مدر لینڈ پارٹی جس کے سربراہ مسعود ییلمز تھے، اس انتخابی جنگ میں رفاہ پارٹی سے پیچھے رہ گئے۔

خیال تھا کہ رفاہ پارٹی کے یہ دونوں حریف رفاہ دشمنی میں اکٹھے ہو جائیں گے اور مل کر مخلوط حکومت بنالیں گے۔ لیکن ماضی کی طویل سیاسی دشمنیوں نے دونوں پارٹیوں کو اکٹھا ہونے نہیں دیا۔ اور تانسو چیلر اور مسعود ییلمز حکومت بنانے میں ناکام رہے۔

خیال تو یہ تھا کہ ترکی کی فوج اور شاید صدر بھی رفاہ پارٹی کے اقتدار کا راستہ روکنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن درج بالا دونوں پارٹیوں کی حکومت سازی میں ناکامی کے بعد ترکی کے صدر مسٹر سلیمان ڈیمریل نے رفاہ پارٹی کے صدر مسٹر نجم الدین اربکان کو حکومت بنانے کی دعوت دے دی ہے۔ مسٹر اربکان نے یہ دعوت قبول کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا ہے۔ اور امید ظاہر کی ہے کہ وہ کم سے کم وقت میں حکومت بنا کر اقتدار حاصل کرلیں گے۔ یہ کام اتنا آسان بھی نہیں ہے۔ بظاہر فی الحال ان کی دونوں بڑی حریف پارٹیوں نے ان کا ساتھ نہ دینے کا عندیہ ظاہر کیا ہے۔ لیکن یہ بات کتنے دن چلے گی۔ اس کے بارے میں زیادہ امید بھی نہیں کی جاسکتی۔

اب اگر مسٹر نجم الدین اربکان ترکی کے وزیراعظم بننا چاہتے ہیں تو ان کو لامحالہ سیکولر پارٹیوں سے اتحاد کرنا پڑے گا۔ اور اگر یہ اتحاد ہوگیا تو مسٹر اربکان کے لئے اپنی پالیسیوں پر عمل کرنا ممکن نہ رہے گا۔ یہ صورت حال مستقبل میں ان کی سیاسی شہرت کے لئے مفید ثابت نہ ہو گی۔

مسٹر اربکان نے کہا کہ صدر نے ہمیں حکومت بنانے کا چانس دیا ہے۔ ہم اسے قبول کرتے ہیں۔

مسٹر اربکان پیشے کے لحاظ سے ایک مکینیکل انجینئر ہیں۔ انہوں نے اپنی انتخابی مہم میں یہ کہا تھا کہ اگر ان کی پارٹی برسراقتدار آگئی تو وہ یورپ کے ساتھ کسٹم یونین معاہدے پر نظرثانی کریں گے۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ وہ عراق کے خلاف اقتصادی پابندیاں ہٹانے یا انہیں نرم کرنے کا مطالبہ کریں گے۔ اور یورپ کی ائرفورس میں سے ترکی کو باہر نکال لیں گے۔

ماضی میں ترکی کی بھرپور کوشش رہی ہے کہ وہ نیٹو کے ساتھ وابستہ رہے۔ لیکن عیسائی اقوام پر مشتمل نیٹو جو ایک زبردست فوجی طاقت بھی ہے ترکی کو اپنے ساتھ شامل کرنے پر راضی نہیں۔ ترکی کا آدھا ملک جغرافیائی اعتبار سے یورپ میں ہے اور آدھا ایشیا میں۔ اس وجہ سے یورپ والے اس کو ایک مکمل یورپی ملک نہیں مانتے۔

یہ وہی صورت حال ہے جو ماضی کے سوویت یونین کو درپیش تھی۔ ماضی کے سوویت یونین کا قریباً آدھا حصہ یورپ میں تھا اور وسط ایشیا کی ریاستوں کا حصہ ایشیا میں تھا۔ سوویت یونین چاہتا تھا کہ اسے یورپی ملک مانا جائے مگر یورپ والے کہتے تھے کہ اس ملک کا بڑا حصہ ایشیا میں بھی ہے لہذا اسے ایک مکمل یورپی ملک نہیں مانا جاسکتا۔

لیکن مسٹر اربکان کے حکومت سازی میں کامیابی کے نتیجے میں نیٹو کی طرف ترکی کا رجحان کم ہو جائے گا یا ختم ہو جائے گا۔ اس بات کا انحصار اس بات پر ہے کہ مسٹر اربکان کن شرائط پر حکومت بنانے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

سیاسی مبصرین کا یہ بھی خیال ہے کہ مسٹر اربکان نے جو نعرے اپنی انتخابی مہم میں لگائے تھے ان کو پوری طرح پورا کرنا ممکن نہیں ہے۔ یا یہ کہ مسٹر اربکان دل سے ان سب باتوں پر عمل نہیں کرنا چاہیں گے۔ کیونکہ ان کی 22 فیصد طاقت کو چھوڑ کر ملک کی بھرپور طاقتیں ان کے نظریات سے ہم آہنگ نہیں ہیں۔

ایک اور سوال یہ بھی ہے کہ اگر مسٹر اربکان حکومت بنانے میں ناکام رہے تو پھر کیا ہوگا۔ اس بارے میں یاد رکھنا چاہئے کہ ترکی کے آئین میں صدر مملکت کو بہت سے اختیارات حاصل ہیں۔ اور ترکی کی فوج بھی ملکی معاملات میں بہت دخیل ہے۔ ماضی میں بعض ایسی صورت حال میں ترکی کے صدر نے کسی غیر جانب دار شخص کو وزیراعظم نامزد کر دیا تھا۔ جو ایک وقت تک حکومت کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ عمومی طور پر پارلیمانی نظام میں دوبارہ انتخابات ہی ایسی صورت حال کا حل سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اگر ملکی سیاسی رائے اس طرح پر منقسم ہو کہ دوبارہ انتخابات میں بھی پہلے جیسا نتیجہ مرتب ہونے کی امید ہو تو صدر کے پاس ایسے بحران کو حل کرنے کے لئے اہم اختیارات موجود ہیں۔

○○○

الجزائر میں 17 بنیاد پرستوں کا قتل

ترکی کی مثال سے پہلے عالم اسلام میں الجزائر وہ واحد ملک تھا جہاں عام انتخابات کے نتیجے میں اسلام پسند پارٹی کو سیاسی طاقت ملی تھی۔ چند سال قبل ہونے والے انتخابات کے پہلے مرحلے پر اسلامک سالویشن فرنٹ نے کامیابی حاصل کی۔ اور یہ امکان واضح ہو رہا تھا کہ اسلامک فرنٹ کے باریش سیاسی لیڈر ملک کا اقتدار سنبھال لیں گے۔ اس صورت حال میں الجزائر کی فوج نے مداخلت کی اور انتخابات ہی کی صف لپیٹ دی۔ اس کا نتیجہ ملک میں کشت و خون کی صورت میں برآمد ہوا اور گزشتہ چار سال کے عرصے میں ہزاروں افراد اس کشمکش کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں ان میں ملک کے دو صدر بھی شامل ہیں۔

تازہ خبروں میں بتایا گیا ہے کہ الجزائر کی فوج اور اسلامی بنیاد پرستوں کے درمیان ایک ہفتہ تک جاری رہنے والی شدید ترین جھڑپوں میں 17 بنیاد پرست مسلمان ہلاک ہوگئے۔ جنوبی الجزائر میں لاگ ہاؤٹ کے مقام پر بنیاد پرستوں کے ساتھ ہونے والی جھڑپوں میں ایک اسلامی گروپ کا امیر عیسیٰ خیروم بھی ہلاک ہونے والوں میں شامل ہے۔ ان جھڑپوں میں سرکاری فوج کا کس قدر نقصان ہوا اس بارے میں خبر نہیں دی گئی۔ الجزائر میں ماضی قریب میں ہونے والے مسلح مقابلوں میں سے یہ شدید ترین مقابلے تھے اور نظر یہی آرہا ہے کہ الجزائر میں ابھی لمبے عرصے تک کشت و خون کا سلسلہ جاری رہے گا۔

○○○

فرانس کے آنجہانی صدر متراں

فرانس کے سابق صدر متراں کو گزشتہ بدھ کے روز آخری الوداع کے لئے لاکھوں لوگ جمع ہوئے 1981ء میں متراں نے انتخابات جیتے تھے اور وہ تقریباً چودہ سال ملک کے صدر رہے تھے اگرچہ وہ صدر ڈیگال کی ان کی زندگی میں مخالفت کرتے رہے لیکن خود صدر بنے تو انہوں نے اسی شان کے ساتھ کام کیا جس کے لئے وہ ڈیگال پر اعتراض کرتے تھے۔ ان کی عمر 79 سال تھی اور انہیں کینسر کا مرض لاحق تھا ان کے عہد میں فرانس نے مختلف پہلوؤں سے قابل رشک ترقی کی ایک لمبے عرصے تک انہیں یاد رکھا جائے گا دنیا بھر کے کئی ممالک کے ساتھ ان کے قریبی اور دوستانہ تعلقات تھے اور وہ ہر شخص کی مدد کے لئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔

○○○

امداد طلباء

مخیر احباب کی خدمت میں ضروری گزارش

○ شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم منیر احمد ملہی صاحب ابن مکرم چوہدری نذیر احمد ملہی صاحب آف راجہ جنگ ضلع قصور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 28 نومبر 1995ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام دبیر احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری محمد یعقوب 3/18 دارالرحمت وسطی کا نواسہ ہے۔ اور وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک و خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم بشیر احمد صاحب ساکن مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ مورخہ 14 دسمبر 1995ء بقضائے الٰہی وفات پا گئے ان کا جنازہ مکرم اقبال احمد صاحب منیر مربی سلسلہ نے پڑھایا اور مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی موصوف جماعت مسن باڈھ کے صدر بھی رہ چکے ہیں ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت سے فارغ شدہ کارکنان کے لئے ضروری

اعلان

○ صدر انجمن احمدیہ کے وہ کارکنان جو ملازمت سے پنشن پر یا دوسری وجوہ سے فارغ ہو چکے ہیں اور انہوں نے اپنا P.F وصول نہیں کیا۔ وہ فوری طور پر اپنے سابقہ متعلقہ دفتر کی تصدیق کے ساتھ درخواست بھجوا کر اپنا P.F وصول کر لیں۔ بصورت دیگر ایک ماہ کے انتظار کے بعد ان کی موجودہ رقم ڈیفنڈ خزانہ کر دی جائے گی۔

(افسر پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

○ شعبہ صنعت و تجارت کے تحت ایوان محمود میں طاہر ٹائپنگ کلب قائم ہے۔ ٹائپنگ سیکھنے کے خواہشمند احباب جماعت رابطہ قائم فرمائیں۔

(مہتمم صنعت و تجارت)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم محمد محمود صاحب بابت ترکہ مکرم میاں عمر دین صاحب)

مکرم محمد محمود صاحب ولد مکرم شیر محمد صاحب ساکن مکان نمبر 9/2 دار الیمن غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے دادا مکرم میاں عمر دین صاحب ولد مکرم میاں نظام الدین صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام ایک قطعہ نمبر 9/2 دار الیمن غربی (حلقہ سعادت) ربوہ میں موجود ہے۔ یہ قطعہ ہم چاروں بھائیوں کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:

1۔ مکرم محمد محمود صاحب (پوتا)
2۔ مکرم فتح محمد صاحب (پوتا)
3۔ مکرم آصف محمود صاحب (پوتا)
4۔ مکرم ناصر محمود صاحب (پوتا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

مقابلہ سالانہ مضمون نویسی اطفال الاحمدیہ پاکستان

○ ششماہی اول کے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان ہے۔

"حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب"

مضمون بھجوانے کی آخری تاریخ 31۔ مارچ 1996ء ہے۔

اعلان داخلہ ایم بی بی ایس۔ آغا خان یونیورسٹی کراچی

○ آغا خان یونیورسٹی کراچی نے MBBS ڈگری کورس میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ یہ درخواستیں 7 جنوری تا 29 فروری 1996ء وصول کی جائیں گی

اہلیت انٹرمیڈیٹ میڈیکل گروپ بغیر این سی ای کے کم از کم 60% نمبر حاصل کئے ہوں۔

تعلیمی سال کا آغاز 6۔ اکتوبر 96ء سے ہو گا۔ داخلہ کے لئے کسی بھی قسم کا کوٹہ یا نشستیں مخصوص نہیں ہیں۔ امیدوار پاکستان کے کسی بھی حصے اور بیرون ملک سے درخواست دے سکتے ہیں۔ داخلہ صرف تعلیمی استعداد اور قائدانہ صلاحیت کی بنیاد پر ہو گا۔ یونیورسٹی مستحق طلبہ کی مالی اعانت کا بندوبست بھی کرتی ہے۔ پاکستان میں مقیم تمام امیدوار خواہ وہ کسی بھی تعلیمی سسٹم سے تعلق رکھتے ہوں کے لئے امتحان داخلہ پاس کرنا ضروری ہے جو کہ کراچی۔ لاہور۔ پشاور۔ کوئٹہ۔ اسلام آباد اور گلگت میں منعقد ہو گا۔

داخلہ فارم و پراسپکٹس 150 روپے کے عوض درج ذیل پتہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں آغا خان یونیورسٹی۔ پوسٹ بکس 3500 اسٹیڈیم روڈ کراچی۔ 74800

فیکس 92-21-4934294

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 29 فروری 96ء مقرر ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ 6 جنوری 96ء ملاحظہ فرماویں۔

(نظارت تعلیم)

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ سیدہ بی بی زینب صاحبہ زوجہ مکرم سید منصور احمد صاحب ساکن اورین ضلع مونگھر صوبہ بہار نے 1937ء کو وصیت کی۔ اگر وہ خود پڑھیں یا کسی دوست کو اس بارہ میں علم ہو تو موصیہ کا ایڈریس دفتر وصیت میں بھجوادیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

انٹرویو برائے کلاس معلمین وقف جدید

○ معلمین وقف جدید کے لئے انٹرویو مورخہ 17۔ جنوری 96ء بروز بدھ بوقت آٹھ بجے صبح دفتر وقف جدید میں ہو گا۔ تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ بروقت تشریف لا کر ممنون فرماویں میٹرک کی سند ہمراہ لاویں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

دوسرا عشرہ وقف جدید

○ تمام ناظمین اطفال مجالس و اضلاع سے درخواست ہے کہ 19 جنوری 96ء سے 29 جنوری 96ء دوسرا عشرہ وقف جدید منایا جا رہا ہے۔

براہ کرم یہ عشرہ بھرپور طریق سے منا کر مرکز میں رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

بقیہ صفحہ 5

اس طرح سے انہوں نے 1973، 1977، 1978، 1981 اور 1983ء میں یورپ امریکہ۔ انگلینڈ اور کینیڈا وغیرہ کے دورے کئے۔

موصوف نے فزکس کے مختلف موضوعات پر کئی ریسرچ پیپر لکھے جو عالمی معیار کے سائنسی جریدوں میں شائع ہوتے رہے وفات کے بعد موصوف کی عالمی معیار کی ایک کتاب زیر تکمیل تھی۔

محترم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب فزکس کے میدان میں ملک بھر کی جانی پہچانی شخصیت تھے پنجاب یونیورسٹی کے ماہرین تعلیم میں ایک ممتاز فرد تھے۔ اور ملک کے ادبی حلقوں میں بھی معروف تھے۔ ادباء اور شعراء سے قریبی مراسم تھے۔ 29 نومبر 1983ء کو اس دنیائے فانی سے رخصت ہوئے۔ حضرت امام جماعت الرابع نے 30 نومبر کو جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب کے درجات بلند فرمائے۔

بقیہ صفحہ 1

ہے جو دنیا کی نظر میں کمر توڑنے والے بوجھ ہیں۔ جو عام دنیادار کے اوپر ڈالے جائیں خواہ وہ ٹیکس کی صورت میں ڈالے جائیں یا اور کسی بہانے سے تو تمام دنیا کا انسان اس نظام کے خلاف بغاوت کر دے اور دنیا کا امن برباد ہو جائے۔ انسان اتنے بوجھ اٹھا ہی نہیں سکتا خواہ قانون کی مجبوری سے بھی اٹھانے پڑیں۔ لیکن ایک جماعت ایسی ہے جو جتنا بوجھ اٹھاتی ہے اور زیادہ دل چاہتا ہے کہ اور بھی اس میں اضافہ کرتے چلے جائیں، اور نظریں ڈھونڈتی ہیں، اپنی جیبوں کی تلاش کرتی ہیں، اپنے عزیزوں کی جیبوں کی تلاش کرتی ہیں، بہانے ڈھونڈتی ہیں کس طریقے سے ہم کچھ خرچ کم کر دیں، کس طریقے سے محنت زیادہ کر کے کمائی زیادہ کریں تاکہ یہ ضرورت پوری ہو اور ہمارے دل کو چین نصیب ہو۔

تو یہ سفر جو ہے یہ عبودیت کی طرف عبد کا سفر ہے، عباد الرحمٰن کی جانب سفر ہے، جس کی تفصیل اس آیت میں ملتی ہے کہ پھر وہ خدا کے رنگ اختیار کر کے مخفی بھی خرچ کرتے ہیں اور جہراً بھی۔

(از خطبہ 3۔ نومبر 1995ء)

ہومیو پیتھک اور یونانی ادویات نیز بالوں کو گرنے سے روکنے اور سیاہ رکھنے والا
تنویر ہیئر ٹانک دستیاب ہے
ہمدردانہ مشورہ • بہترین تشخیص • مناسب علاج •
لقمان میڈیکوز المعروف ساجد دواخانہ
حکیم نصیر احمد تنویر ڈاک خانہ روڈ حافظ آباد
لقمان نصیر ناصر D.H.M.S فون دکان 0438-520411 رہائش 0438-2195

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 15- جنوری-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 12 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے امید ظاہر کی ہے کہ نئے چیف آف آرمی سٹاف قوم کی توقعات پر پورا اتریں گے۔ نئے چیف آف آرمی سٹاف نے اپنے عہدے کا چارج سنبھالنے کے بعد گزشتہ روز ایوان صدر اور ایوان وزیر اعظم جا کر صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری اور وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقاتیں کیں۔ وزیر اعظم سے جنرل جہانگیر کرامت کی گفتگو کے دوران وزیر اعظم نے کہا کہ ملک کو اندرونی و بیرونی محاذ پر چیلنجوں کا سامنا ہے۔ سرحدوں کی صورت حال کے باعث نئے آرمی چیف کے کاندھوں پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہیں۔ قوم کو اپنی بہادر مسلح افواج پر مکمل اعتماد اور فخر ہے۔

○ نئے آرمی چیف جنرل جہانگیر کرامت نے آرمی آڈیٹوریم میں افسران سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاک آرمی قومی فوج ہے اسے متحرک اور لڑاکا مشین بنایا جائے گا۔ ہم ہر جارحیت کا منہ توڑ جواب دیں گے۔ انہوں نے سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ جنرل وحید پیشہ ور اور سچے جرنیل تھے ان کی خدمات تادیر یاد رکھی جائیں گی۔

○ پورے ملک میں بارش ہونے اور پہاڑوں پر برفباری ہونے سے سردی بڑھ گئی ہے۔ بارشوں کا سلسلہ مزید جاری رہنے کی توقع کی گئی ہے۔

○ سانگھڑ کے ضمنی الیکشن میں مبینہ دھاندلیوں کے خلاف احتجاج کے جواب میں چیف الیکشن کمشنر نے کہا ہے کہ اگر مجھے دھاندلی کے ثبوت ملے تو الیکشن کا نوٹیفکیشن روک دوں گا۔

○ اپوزیشن نے سانگھڑ کے ضمنی الیکشن میں دھاندلیوں کے الزامات کے اظہار کے لئے پارلیمنٹ سے الیکشن کمشنر کے دفتر تک احتجاجی مارچ کیا۔ انہوں نے چیف الیکشن کمشنر کو تحریری یادداشت پیش کی جس میں کہا گیا ہے کہ عوامی نمائندگی کے قانون 1976ء کی شق 103 کے تحت سانگھڑ کے ضمنی الیکشن میں روا رکھی گئی بدعنوانیوں' دھاندلیوں اور شکایات کی منصفانہ انکوائری کرائی جائے۔

○ مسٹر نواز شریف پر مبینہ حملہ کے الزام میں لاہور میں حزب اختلاف کے ارکان اسمبلی نے جلوس نکالا۔ اور وزیر اعلیٰ سندھ' چیف سیکرٹری اور آئی جی کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا۔ جلوس کی قیادت مسٹر پرویز الٰہی نے کی۔

○ نئے آرمی چیف نے صدر مملکت اور وزیر اعظم سے جو ملاقاتیں کیں ان میں بھارتی میزائل پروگرام اور اس کی جنگی تیاریاں شامل ہیں۔ انہوں نے صدر اور وزیر اعظم کو اپنی ترجیحات سے آگاہ کیا اور ان کے ساتھ دفاع کے معاملات پر بھی تبادلہ خیال کیا۔

○ پنجابی فلموں کے مشہور ہیرو سلطان راہی کو لاہور میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کے جنازے میں ہزاروں افراد کے جلوس نے شرکت کی۔ امن و امان قائم کرنے کے لئے پولیس کی بھاری نفری اور انتظامیہ ساتھ تھی۔ جگہ جگہ ناخوشگوار واقعات پیش آئے۔ ہجوم کو کنٹرول کرنے میں غیر معمولی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

○ مسٹر سلطان راہی کے قتل کا معمہ تاحال حل طلب ہے پولیس اور دیگر اداروں کی بھرپور کوششوں کے باوجود ابھی تک قاتل کا کوئی پتہ نہیں چل سکا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے جنرل جہانگیر کرامت کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا ہے کہ امید ہے آپ ملک کو خطرات سے نجات دلانے کے لئے بھرپور کردار ادا کریں گے۔

○ کینیڈا کے وزیر اعظم جین شیرٹین دو روزہ دورے پر پاکستان پہنچ گئے ہیں وہ اقتصادی تعلقات کے فروغ کے لئے پاکستان کے افسران سے مذاکرات کریں گے۔

○ کینیڈا کے وزیر اعظم نئی دہلی پہنچے تو غریبوں سے گھل مل گئے۔ انہوں نے دہلی کی ایک کچی بستی کا دورہ کیا۔ شادی میں ڈھول کی تھاپ پر بچوں کے ساتھ رقص کیا۔ ایک حجام سے استرا لے کر ایک نوجوان کی شیو بھی بنائی انہوں نے اس موقع پر بڑا معمولی لباس پہن رکھا تھا۔

○ شورکوٹ میں تیسرے روز بھی دہشت گردی سے ہلاک ہونے والے سپاہ صحابہ کے ارکان کے سوگ میں ہڑتال رہی جاں بحق ہونے والے افراد کی رسم قل جا بجا ادا کی گئی۔ نامعلوم دہشت گردوں کی فائرنگ سے زخمی ہونے والے سکول ٹیچر رانا شوکت علی بھی جاں بحق ہو گئے۔

○ بھارت امریکہ کی مخالفت کے باوجود دور مار پرتھوی میزائل برآمد کرے گا۔ بیرون ملک فروخت کئے جانے والے فوجی سازو سامان کی فہرست میں زمین سے فضا میں مار کرنے والے ترشول میزائل ٹینک شکن گائیڈڈ میزائل اور ارجن ٹینک بھی شامل ہیں۔

○ پنجاب اسمبلی اپوزیشن نے الزام عائد کیا ہے کہ حکومت نے پنجاب میں سیاسی انتقام کا منصوبہ بنا لیا ہے۔ منصوبہ کی نگرانی وزیر اعظم کی سیکرٹری ناہید خان اور سینئر منسٹر کریں گے۔ اپوزیشن نے 17 اور 19 جنوری کو بھرپور احتجاج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ کسانوں نے گنے کی سپلائی روک دی ہے جس کی وجہ سے پنجاب کی اکثر شوگر ملیں بند ہو گئی ہیں۔ کسانوں کا کہنا ہے کہ ہمیں چار سال پرانا ریٹ مل رہا ہے۔ اس وقت چینی آٹھ روپے کلو تھی۔

○ ہانگ کانگ کے ممتاز جریدے فار ایسٹرن اکنامک ریویو نے لکھا ہے کہ پاک فوج کے نئے سربراہ اعلیٰ منتظم پیشہ ور سپاہی اور دیانت و امانت کی شہرت کے حامل ہیں۔ امید ہے کہ وہ پاکستان کو درپیش مشکلات حل کرنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔ نئے آرمی چیف ایک اچھے سامع ہونے کے ساتھ ساتھ گفتار کے بھی دھنی ہیں۔

○ عدلیہ کو انتظامیہ سے علیحدہ کرنے کے سپریم کورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد نہ ہونے کے خلاف پنجاب بھر کے وکلاء 17 جنوری کو احتجاج کریں گے۔

○ فروری میں شروع ہونے والے عالمی ورلڈ کپ میں دنیا بھر سے دو ہزار اہم شخصیات سمیت کرکٹ کے 10 ہزار شائقین پاکستان آئیں گے۔ ورلڈ کپ کے انتظامات آخری مرحلے میں داخل ہو گئے ہیں۔

○ سپیکر پنجاب اسمبلی نے اپوزیشن کا اعتراض مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ مشتاق اعوان سینئر وزیر کہلا سکتے ہیں اپوزیشن کا اعتراض بے معنی ہے۔

○ وزیر قانون نے کہا ہے کہ نواز الطاف معاہدہ کراچی کو ایک اور آپریشن کلین اپ کے خطرے سے دوچار کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم الطاف گروپ کو اقتدار میں شامل کرنے کو تیار ہیں۔

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ؛ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون : 34134

AVAILABLE
FOR RENT
TWO BEDROOM FLATS AT WALKING DISTANCE FROM BAIT-UR-REHMAN, KARACHI. COMFORTABLE AND FUNCTIONAL, SUITABLE FOR YOUNG BUDDING NEWLY MARRIED EXECUTIVES.
Phone: 540753, 5887174

اوقات کلینک
(۲۲ جنوری تا ۲۱ فروری ۱۹۹۶ء)
ڈاکٹر مرزا رفیق احمد عابد
المنیب پولی کلینک اور
سویس میڈیسن کمپنی کے اوقات
صبح ۸ بجے تا شام ۴ بجے ہونگے

ناک اور گلے کی ہر قسم کی خرابیوں کیلئے
فرحت کلینک
متصل انجم کلینک اقصیٰ چوک ربوہ
زیر نگرانی، سکواڈرن لیڈر (ر) ڈاکٹر عبدالباسط قمر
ہومیو فزیشن

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے
زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

خواتین کی
لیکوریا
مطب حمید

اسلام آباد - لاہور - کراچی میں جائیداد کی
خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
وڈ ایچ پلازا - ایف ۱۰ مرکز اسلام آباد
فون دفتر: 051-291578
051-291579

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ

زد جام عشق	۶۰ گولی	۸۰۰/-
نواب شاہی	۶۰ گولی	۱۰۰۰/-
سونے چاندی کی گولیاں	۲۰ گولی	۲۰۰/-
شباب آور موتی	۳۰ گولی	۸۰/-
حب نشاط	۲۰ گولی	۴۰/-

کامیاب علاج - ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ - گول بازار - ربوہ
فون نمبر- 212434 (04524)